

21380 - مسلمان مرد کی غیرمسلم عورت اور غیرمسلم مرد کی مسلمان عورت سے شادی

سوال

مجھے اسلام کے بارہ میں ایک شبہ ہے کیا آپ اس کی وضاحت کرسکتے ہیں ؟
کیا مسلمان مرد کے لیے کسی غیر مسلم عورت سے شادی کرنا جائز ہے ، چاہے وہ شادی کے بعد بھی اسلام قبول نہ کرے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

مسلمان مرد کسی غیرمسلم عورت یعنی یہودیہ یا نصرانیہ سے نکاح کرسکتا ہے ، اس کے علاوہ کسی اور دین سے تعلق رکھنے والی عورت سے مسلمان شادی نہیں کرسکتا اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا مندرجہ ذیل فرمان ہے :

ساری پاکیزہ چیزیں آج تمہارے لیے حلال کردی گئیں ہیں اور اہل کتاب کا ذبیحہ تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارا ذبیحہ ان کے لیے حلال ہے ، اور پاکدامن مسلمان عورتیں اور جو لوگ تم سے پہلے کتاب دیئے گئے ہیں ان کی پاکدامن عورتیں بھی حلال ہیں جب کہ تم ان کے مہر ادا کرو اس طرح کہ ان سے باقاعدہ نکاح کرو یہ نہیں کہ اعلانیہ زنا کرو یا پوشیدہ بدکاری کرو --- المائدة (5) -

امام طبری رحمہ اللہ تعالیٰ اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں :

اور تم سے پہلے جنہیں کتاب دی گئی ہے ان کی پاکدامن عورتیں یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے عرب اور باقی سب لوگو جنہیں تم سے قبل کتاب دی گئی ہے اور وہ تورات اور انجیل پر عمل کرنے والے یہودی اور عیسائی ہیں ان کی آزاد اور پاکدامن عورتوں سے بھی نکاح کرسکتے ہو -

جب تم انہیں ان کے مہر ادا کردو یعنی : جن مسلمان اور ان کتابی پاکدامن عورتوں سے تم نکاح کرو اور انہیں ان کے مہر ادا کردو - دیکھیں تفسیر الطبری (6 / 104) -

اور مسلمان مرد کے لیے کسی مجوسی ، کیمونسٹ ، بت پرست ، وغیرہ عورت سے شادی کرنا حلال نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا ہے ۔

اس کی دلیل مندرجہ ذیل آیت ہے :

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

اور تم مشرک عورتوں سے اس وقت تک نکاح نہ کرو جب تک کہ وہ ایمان نہیں لے آئیں ، اور مومن لونڈی مشرک آزاد عورت سے بہتر ہے اگرچہ تمہیں اچھی ہی لگے البقرة (221) ۔

مشرک عورت وہ ہے جو بت پرستی کرتی ہو چاہے وہ عرب میں سے ہو یا کسی اور قوم سے ۔

اور مسلمان عورت کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی غیر مسلم مرد سے شادی کرے ، وہ نہ تو یہودی اور نہ ہی عیسائی اور نہ ہی کسی اور کافر سے شادی کرسکتی ہے ، تو اس طرح مسلمان عورت کے حلال نہیں کہ وہ کسی یہودی ، یا نصرانی یا مجوسی یا کیمونسٹ اور بت پرست وغیرہ سے نکاح کرے ، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

اور مشرک مردوں کے نکاح میں اپنی عورتوں کو نہ دو جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں ، ایمان والا غلام آزاد مشرک سے بہتر ہے ، گو مشرک تمہیں اچھا ہی لگے ، یہ لوگ جہنم کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے حکم سے جنت اور اپنی بخشش کی طرف بلاتا ہے ، وہ اپنی آیات لوگوں کے لیے بیان فرما رہا ہے تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں البقرة (221) ۔

امام طبری رحمہ اللہ تعالیٰ اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں :

اور تم مشرک مردوں کے نکاح میں اپنی عورتوں کو نہ دو جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں ، اور مومن غلام آزاد مشرک سے بہتر ہے گو وہ تمہیں اچھا ہی لگے ۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے یہاں پر یہ بیان کیا ہے کہ : اللہ تعالیٰ نے مومن عورتوں پر مشرک مردوں سے نکاح کرنا حرام کر دیا ہے چاہے وہ کسی بھی قسم کا مشرک ہو تو اے مومنوں تم اپنی عورتوں کو ان کے نکاح میں نہ دو یہ تم پر حرام ہے ، ان کا نکاح کسی مومن غلام سے کرنا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کی شریعت پر ایمان رکھتا ہو تمہارے لیے اس سے بہتر ہے کہ تم ان کا نکاح کسی آزاد مشرک مرد سے کرو چاہے وہ حسب و نسب اور شرف والا ہی کیوں نہ ہو اور تمہیں اس کا شرف اور قبیلہ اچھا لگے ۔

اسلام سوال و جواب

نگران اعلیٰ:
شیخ محمد صالح المنجد

قتادہ اور زہری رحمہما اللہ تعالیٰ سے اس کے بارہ میں روایت ہے کہ :

اور تم اپنی عورتوں کو مشرکوں کے نکاح میں نہ دو وہ کہتے ہیں :

اپنے دین والے کے علاوہ کسی اور دین چاہے وہ یہودی ہو یا عیسائی اور اسی طرح مشرک سے اپنی عورتوں کا نکاح کرنا حلال نہیں - دیکھیں تفسیر الطبری (2 / 379) -

واللہ اعلم .